باب : 8

دو چڑیا گھر

جوناتھن چلتا جاتا تھا اور اس مصیبت زدہ جزیرے کے قاعدے قانون پر حیران ہوتا جاتا تھا۔ یقینا لوگ ایسے قوانین کے تحت زندہ نہیں‌رہ سکتےجن سے وہ اتنے ناخوش ہیں؟ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیے۔ زمین اتنی سرسبز اور آب و ہوا اتنی نرم و گرم ہے۔ اسے تو جنت ہونا چاہیے۔ شہر سے گزرتے ہوئے جو ناتھن ہولے ہولے قدم اٹھا رہا تھا ۔

وہ ایک ایسی سڑک کے ٹکڑے تک پہنچا جس کے دونوں جانب لوہے کے ہیبت ناک جنگلے لگے ہوئے تھے۔ اس کے دائیں جانب جنگلے کے پیچھے مختلف حجم اور شکلوں کے عجیب و غریب جانور کھڑے تھے۔ شیر، زیبرے، بندر۔ اتنے کے انہیں گننا مشکل تھا ۔ بائیں جانب جنگلے کے پیچھے درجنوں لوگ،مرد اورعورتیں، چل پھر رہے تھے۔ سب سفید اور سیاہ دھاریوں والی شرٹوں اور پینٹوں میں ملبوس تھے۔ سڑک کے دونوں جانب یہ گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے عجیب سے معلوم ہوتے تھے۔ ایک آدمی جو سیاہ وردی میں تھا اورسپاہیوں والا ڈنڈا گھما رہا تھا؛جیسے ہی وہ محافظ مارچ کرتے ہوئے مقفل پھاٹکوں کے درمیان پہنچا جو ناتھن اس کے قریب آ گیا ۔

جوناتھن نے بڑے ادب سے پوچھا، ”یہ جنگلے کس لیے ہیں؟“

قدم اندازی میں فرق لائے بغیر اس محافظ نے فخرسے جواب دیا،” ایک تو ہمار ے چڑیا گھر کی حد بندی کرتا ہے۔“

”اچھا،“جوناتھن سموروالےجانوروں کے ایک غول کو دیکھنے لگا جن کی بل کھاتی دُمیں پنجروں سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔

محافظ نےجو مقامی بچوں کو سیر کروانے کا عادی معلوم ہوتا تھا،اپنا لیکچر جاری رکھا۔” دیکھو کیسی کیسی عمدہ قسموں کے جانور ہیں یہاں؟“ اس نے سڑک کے دائیں جانب اشارہ کیا۔” یہ ہم نے ساری دنیا سے اکٹھے کیے ہیں۔ ان جنگلوں کے اندر جانور محفوظ رہتے ہیں جہاں لوگ انہیں سٹڈی کر سکتے ہیں ۔ تم جانتے ہو،ایسے بھانت بھانت کے جانوروں کو کھلا نہیں چھوڑا جا سکتا کہ وہ معاشرے کو نقصان پہنچائیں ۔“

”ہوں!“ جو ناتھن نے ہاں میں ہاں ملائی۔” اس پرآپ کا بڑا پیسہ لگتا ہو گا، دنیا بھر سے جانوروں کو لانا اور یہاں رکھنا۔“

محافظ جوناتھن کو دیکھ کر مسکرایا،اورسر کوتھوڑا سا ہلاتے ہوئےبولا۔” میں خود تو چڑیا گھر کا خرچ نہیں اٹھاتا ۔ کورمپو کا رہنے والا ہر فرد چڑیا گھر کا ٹیکس دیتا ہے۔“

”ہر فرد؟“ جو ناتھن نے پوچھا ۔ اسے اس بات کا احساس تھا کہ اس کی جیبوں کی تہیں تک خالی ہیں ۔“

”پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے۔ یہ اڑیل شہری کہتےہیں ہمیں چڑیا گھرسے کوئی دلچسپی نہیں۔ کچھ دوسرے سمجھتے ہیں جانوروں کی سٹڈی ان کے فطری ماحول میں ہونی چاہیے۔“

محافظ نے اپنا رخ سڑک کے بائیں جانب جنگلے کی طرف کر لیا، اور اپنے ڈنڈے سے جنگلے کو ٹھونکتے ہوئے بولا۔” جب شہری چڑیاگھرکا ٹیکس دینے سے انکار کرتے ہیں توہم انہیں‌یہاں ان سلاخوں کے پیچھےلاڈالتے ہیں، حفاظت سے۔ تو ایسے عجیب و غریب لوگوں کو یہاں سٹڈی کیا جا سکتا ہے۔ انہیں بھی کھلا نہیں چھوڑا جا تا کہیں یہ معاشرے کو نقصان نہ پہنچائیں۔“

جوناتھن کو یقین نہیں آ رہا تھا، اس کا سرگھومنے لگا۔ جنگلوں کے پیچھے دونوں گروہوں کو دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کیا وہ اس محافظ اور ان دو چڑیا گھروں کے اخراجات اٹھانا چاہے گا۔ اس نے لوہے کی سلاخوں کو سختی سے پکڑ لیا اور دھاری دار کپڑوں میں ملبوس افراد کے مطمئن چہروں کو ٹٹولنے لگا۔ پھروہ محافظ کے تنے ہوئے چہرے کا جائزہ لینے لگا جو اپنے ڈنڈے کو ہلاتا ہوا آگے پیچھے قدم اٹھا رہا تھا ۔

وہی پرانا زرد بلا چڑیا گھر کی سلاخوں کے اندر باہر ہو رہا تھا، ہمیشہ کی طرح کسی دعوت کی تلاش میں تھا۔ محافظ نے اپنے ڈنڈے کو زور دارآواز سے ایک سلاخ پرمارااوربلاجوناتھن کی ٹانگوں میں آ کر دبک گیا ۔ پھر وہ بیٹھ کر اپنے پنجے کی ہتھیلی کو چاٹنے اور اپنے زخمی کا ن پر سے پسوؤں کو نوچنے لگا۔

”تمہیں‌چوہے پسند ہیں نا، کیوں بلے؟بہت سے چوہے،“جوناتھن بولا۔اس کے سرپر تھپکی دے کر جو ناتھن اپنے نئے ساتھی کو بپتسمہ دیتے ہوئے بولا،” کیا خیال ہے؟ اچھا ، چوہو، تم تو جنگلے کے دونوں جانب ہو آئے ہو۔ سلاخوں کے کس طرف زیادہ نقصان ہے؟“